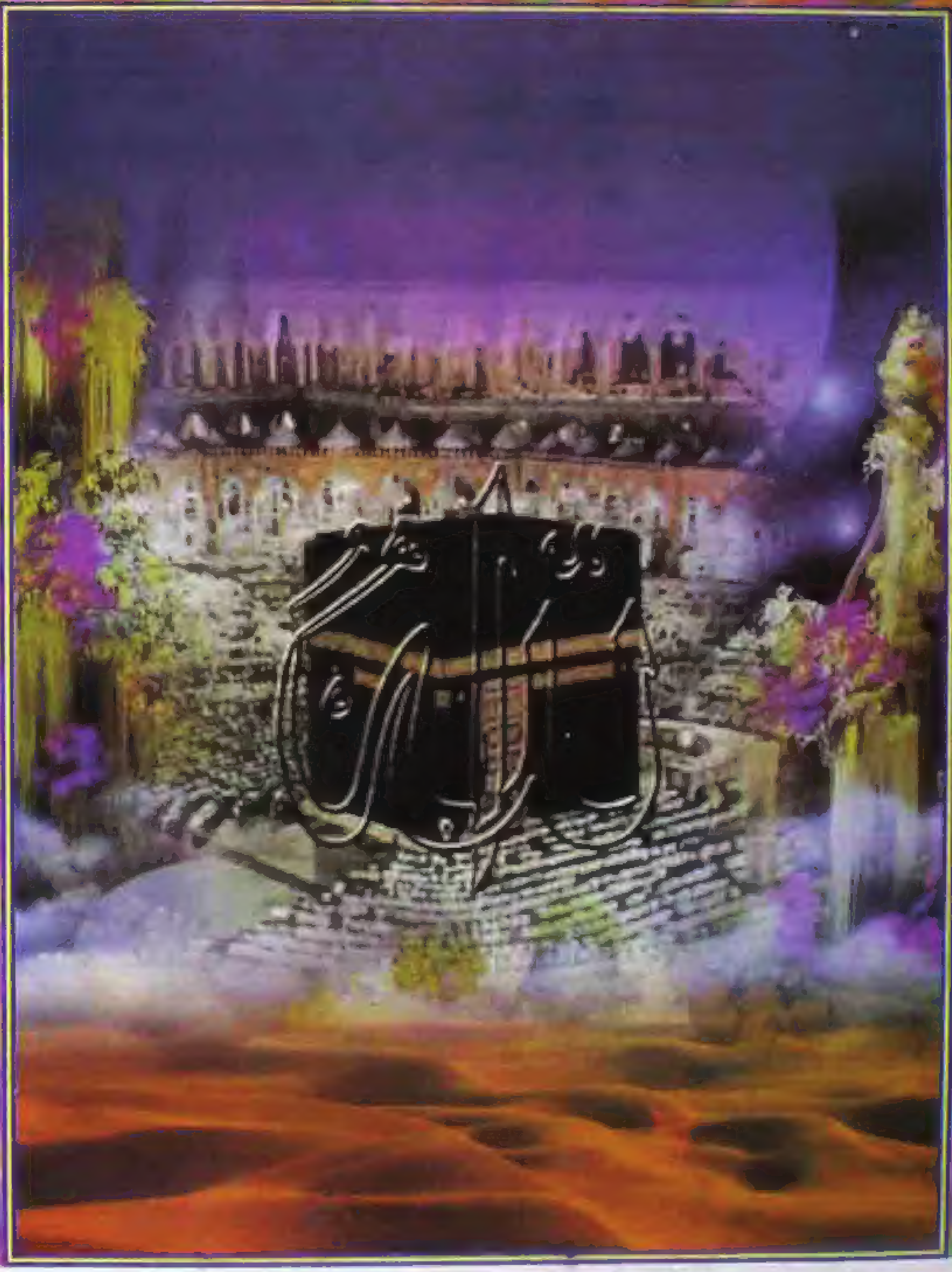

سر الاسرار

تصنیفِ لطیف

شیخ المشائخ، قطب ربانی، غوث صمدانی، محبوب سبحانی

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سرّ الاسرار

روحانی حقائق و معارف کا حسین و جمیل مجموعہ، صوفیانہ تعلیمات کی
خوبصورت اور دلِ آویز تشریح وصول الی اللہ کے سربستہ حقائق،
عارف جلیل، مرشدِ کامل و مکمل کے قلم سے

تصنیفِ لطیف

شیخ المشائخ، قطبِ ربانی، غوث صمدانی، محبوب سبحانی

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مترجم

(الاستاذ) ظفر اقبال کلیار

(فاضل بھیرہ شریف)

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

۲۰۰۰ء

راوّل ———— ایک ہزار

ہدیہ ———— = 80 روپے ـ ۲۷ = ۵۳ روپے

زیرِ اہتمام

محمد رضاء الدین صدیقی

نجابت علی تارڑ

☆

زاویہ

۸۔ سی دربار مارکیٹ ○ لاہور

Ph (042) 7113553-7241517

(نوٹ)

اِس کتاب کے جملہ محاصل "زاویہ فاؤنڈیشن" کے علمی و تحقیقی مقاصد کے لئے وقف ہیں۔

سر الأسرار ومظهر الأنوار

فيما يحتاج إليه الأبرار

شيخ الإسلام وسلطان الأولياء

أبي محمد عبد القادر بن أبي صالح عبد الله بن جنكي دوست الجيلاني الشافعي الحنبلي

رحمه الله تعالى .

(٤٧٠ - ٥٦١ هـ)

تحقيق

خالد محمد عدنان الزرعي — محمد غسان نصوح عزقول

Marfat.com

نویں فصل

دیدار الٰہی :-

دیدار الٰہی کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) آخرت میں آئینہ دل کی وساطت کے بغیر اللہ تعالیٰ کے جمال کا دیدار[1] کرنا اور (۲) دنیا میں آئینہ دل پر صفات خداوندی کا عکس ملاحظہ کرنا۔ دنیا میں دیدار دل کی آنکھ سے ہے۔ اور اس میں صفات خداوندی کا عکس آئینہ دل پر پڑتا ہے تو انسان دل کی آنکھ سے اس عکس کا مشاہدہ کرتا ہے۔ رب قدوس کا ارشاد گرامی ہے۔

مَاکَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَایٰ (النجم : 11)

"نہ جھٹلایا دل نے جو دیکھا (چشم مصطفیٰ) نے"۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ مَرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ[2]

"مومن مومن کا آئینہ ہے"

پہلے مومن سے مراد بندہ مومن کا دل ہے جبکہ دوسرے مومن سے مراد ذات باری تعالیٰ ہے۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

اَلسَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ (الحشر :23)

"سلامت رکھنے والا، امان بخشنے والا نگہبان"

جس نے دنیا میں صفات خداوندی کا دیدار کر لیا وہ بلا کیف آخرت میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے دیدار کا شرف حاصل کرے گا۔ رہے وہ دعوے جو اولیاء

Marfat.com

حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

رأیت ربی علیٰ صورۃ شاب امرد [۴]

"میں نے اپنے رب کا ایک بے ریش نوجوان کی صورت میں دیدار کیا"

شاید اس ارشاد گرامی میں نوجوان سے مراد طفل معانی ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس صورت میں آئینہ روح پر بلا کسی واسطے کے تجلی فرمائی ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو صورت، مادہ، جسم کے خواص سے پاک ہے۔ صورت دکھائی دینے والے کے لیے آئینہ ہے۔ وہ نہ تو خود شیشہ ہے اور نہ خود دیکھنے والا ہے۔ پس اس نکتے کو سمجھنے کی کوشش کیجیے یہ بہت گہرا راز ہے۔ صفات کا انعکاس عالم صفات میں ہے عالم ذات میں نہیں کیونکہ عالم ذات میں تو سارے واسطے جل جاتے ہیں اور محو ہو جاتے ہیں وہاں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سما سکتی ہے کوئی غیر نہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَرَفْتُ رَبِّیْ بِرَبِّیْ [۵]

"میں نے اپنے رب کو، اپنے رب کے ذریعے پہچانا"

یعنی اپنے رب کے نور کے ذریعے۔

حقیقت انسان نے اسی نور کے لیے محرم ہے جیسا کہ حدیث قدسی ہے۔

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ [۶]

"انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں"

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَنَا مِنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ [۷]

"میں اللہ تعالیٰ سے ہوں۔ اور مومن مجھ سے ہیں"

ایک اور حدیث قدسی ہے۔

خَلَقْتُ مُحَمَّدًا مِنْ نُوْرِ وَجْھِیْ [۸]

"میں نے محمد (ﷺ) کو اپنی ذات کے نور سے پیدا کیا"

یہاں مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات مقدسہ ہے جو صفات رحمت میں تجلی فرماتی ہے۔ جیساکہ ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:[۸]

سبقت رحمتی غضبی[۹]

"میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی"

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ سے ارشاد فرمایا

وَمَا اَرسَلْنَاکَ اِلَّا رَحمَۃً لِلعَالَمِینَ (الانبیاء: 107)[۱۰]

"اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو، مگر سراپا رحمت بنا کر سارے جہانوں کے لیے"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

قَدْجَاءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُورٌ وَکِتَابٌ مُّبِینٌ (المائدہ: 15)

"بیشک تشریف لایا ہے تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور اور ایک کتاب ظاہر کرنے والی"

اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتے ہیں۔

لَولَاکَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلَاکَ[۱۱]

"اگر آپ (مقصود) نہ ہوتے، تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا"

حواشی

۱۔ صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب اثبات رویۃ المؤمنین فی الآخرۃ ربھم سبحانہ وتعالیٰ 297 حضرت صہیب رومی سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تمہیں کچھ اور چاہیے؟ تو وہ کہیں گے۔ کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشنی نہیں بخشی؟۔ کیا تو نے ہمیں جنت عطا نہیں فرمائی؟ کیا تو نے ہمیں جہنم سے نجات نہیں دی؟ حضور ﷺ نے فرمایا رب قدوس حجاب سرکا دے گا۔ نعمت دیدار سے زیادہ پسندیدہ چیز انہیں کوئی اور نہیں ملی ہوگی۔ دیکھیے جامع الاصول از ابن اثیر ج 510/10

Marfat.com

۲۔ اس کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔

۳۔ صفات الذات والا فعال طرا . قديمات مصونات الزوال

اللہ تعالیٰ کی ذات اور افعال تمام کے تمام قدیم ہیں اور زوال سے محفوظ ہیں

۴۔ اسے سیوطی نے "اللآلی" ج اول ص 30 پر حضرت ابن عباس سے مرفوعاذکر کیا ہے۔ ابی زرعہ سے ابن صدقہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس کی اس حدیث کا انکار معتزلہ کے سواء کوئی نہیں کرتا۔ بعض روایات میں "بفؤادہ" کے الفاظ ہیں۔ اگر حدیث کو خواب پر محمول کریں تو کوئی اشکال وارد نہیں ہوتا اگر بیداری پر محمول کریں تو؟ ابن الھمام جواب دیتے ہیں کہ یہ صورت کا حجاب ہے۔ شاید اس گفتگو سے مدعا تجلی صوری ہو۔ بہر حال اسے تجلی حقیقی پر محمول کرنا محال ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تجلیات کی کئی صورتیں ہیں کچھ تجلیات ذاتی ہوتی ہیں اور کچھ صفاتی۔ اسی طرح قدرت کاملہ اور قوت شاملہ میں اسے فرشتوں کی نسبت بہت زیادہ برتری ہے۔ وہ مختلف صورتیں اور ھیئات میں جلوہ گر ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ جسم صورت اور جہات سے پاک ہے اپنی ذات کے اعتبار سے۔ یہ فرمان ملا علی قاری کا ہے دیکھیے "الاسرار المرفوعہ" ص 209 واللہ اعلم

۵۔ یہ حدیث ہمیں نہیں ملی۔ ایک کتاب میں اسے حضرت عمر کی طرف منسوب کیا گیا ہے

۶۔ یہ حدیث ہمیں نہیں مل سکی۔

۷۔ اس کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔

۸۔ اس کی تخریج بھی پہلے ہو چکی ہے

۹۔ یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے (صحیح بخاری التوحید باب : قول اللہ تعالیٰ (بل ھو قرآن مجید۔ فی لوح محفوظ (البروج 85/21-22) نمبر حدیث 7114-7115) یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں "جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق کا فیصلہ کیا تو اپنے پاس ایک کتاب میں لکھا غالب آگئی یا فرمایا۔ سبقت لے گئی میری رحمت میرے غضب پر۔ وہ کتاب عرش پر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اس حدیث کے دوسرے شواھد موجود ہیں۔ دیکھئے۔ صحیح مسلم کتاب التوبہ باب فی سعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ وانھا سبقت غضبہ نمبر حدیث 2751 مزید دیکھیے ابن اثیر کی "جامع الاصول" جلد چہارم ص 518-519 نووی شرح صحیح مسلم جلد سترص 68 پہ لکھتے ہیں کہ علماء کا ارشاد ہے غضب خداوندی اور رضاء خداوندی سے مقصود اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے جب اس

Marfat.com

کا ارادہ بندے کے نفع سے متعلق ہوتا ہے تو اسے رحمت اور رضا کہتے ہیں اور جب گناہ گار کو عذاب اور ذلیل و خوار کرنے سے متعلق ہوتا ہے تو اسے غضب کہتے ہیں۔ اور ارادہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جو قدیم ہے۔ اس سے وہ تمام چیزوں کا ارادہ فرماتا ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ حدیث میں لفظ سبقت اور غلبہ سے مراد رحمت کی کثرت اور وسعت ہے

۱۰۔ حاشیہ (ظ) میں مذکور ہے کہ ابو بکر بن طاہر نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو رحمت کی صفت سے آراستہ فرمایا۔ پس آپ کا وجود سراپا رحمت قرار پایا۔ آپ کے تمام شمائل اور صفات مخلوق پر رحمت ہیں۔ پس جس کسی کو آپ کی رحمت سے فیض حاصل ہوا وہ دارین میں ہر ناپسندیدہ چیز سے نجات پا گیا۔ کیا دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وما ارسلناك الا رحمة للعالمين ۔ آپ ﷺ کی حیات بھی مبارکہ رحمت اور آپ کی وفات بھی رحمت ہے۔ جیسا کہ ہیثمی نے "کشف الاسرار" کتاب الجنائز باب ما یحصل لامتہ منہ فی حیاتہ وبعد وفاتہ ص 845 پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے بھی ہیں جو زمین میں سیر کرتے ہیں اور مجھ تک میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں حضور نے فرمایا: "میری زندگی بھی تمہارے لیے بہتر ہے تم باتیں کرتے ہو اور تم سے باتیں کی جاتی ہیں۔ اور میرا وصال بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔ مجھ پر تمہارے اعمال پیش ہوں گے۔ میں جو بھلائی دیکھوں گا اس پر اللہ کی حمد و ثنا کروں گا اور جو برائی دیکھوں گا اس پر اللہ تعالیٰ کی جناب میں تمہارے لیے استغفار کروں گا۔

۱۱۔ اسے ملا علی قاری نے "الاسرار المرفوعہ" ص 385 میں نقل فرمایا ہے۔ صغانی نے "الموضوعات" ص 78 پر اسے نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی شاہد دیلمی کی وہ حدیث ہے جسے انہوں نے "الفردوس" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے مرفوعا ذکر کیا ہے۔ "میرے پاس جبریل امین آئے اور کہنے لگے۔ اے محمد! ﷺ "اگر آپ نہ ہوتے تو میں جنت کو پیدا نہ کرتا۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں جہنم کو پیدا نہ کرتا"

Marfat.com